۱۰۰۔ العٰدیات

نام پہلی آیت میں العدیات (دوڑنے والے گھوڑوں) کی قسم کھائی گئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام 'العٰدیٰت' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ دعوت کے پہلے مرحلہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون خدا کے حضور جوابدہی سے غفلت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے، جو انسان کو خدا کا ناشکر گزار بناتا ہے۔اور اس کی بخشی ہوئی نعمتوں اور قوتوں کے غلط استعمال پر اسے آمادہ کرتا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۵ میں جنگی گھوڑوں کو اس بات کی شہادت میں پیش کیا گیا ہے، کہ انسان خدا کی عطاء کردہ قوتوں کا کتنا غلط استعمال کرتا ہے۔

آیت ۶ تا ۸ میں انسان کو خدا کا ناشکر گزار ہونے، اور اُس کے مال کی محبت میں گرفتار ہونے پر ملامت کی گئی ہے۔

آیت ۹ تا ۱۱ میں انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اسے قیامت کے دن قبر سے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔اور اسے خدا کے حضور حاضر ہونا ہوگا۔اس روز انسان کے باطن کا حال کھل کر سامنے آجائے گا اور وہ محسوس کرے گا۔کہ کوئی بات بھی، حتیٰ کہ اس کی وہ نیتیں اور ارادے بھی اللہ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں، جو دنیا میں مختلف کاموں کو انجام دیتے ہوئے اس نے اپنے دل میں چھپائے رکھے تھے۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿١﴾

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿٢﴾

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿٣﴾

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿٤﴾

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿٥﴾

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿٦﴾

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿٧﴾

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۭ﴿٨﴾

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿٩﴾

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿١٠﴾

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿١١﴾

١٠٠۔ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

آیات:١١

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

١ قسم ہے، دوڑنے والے گھوڑوں کی، جو ہانپ اٹھتے ہیں،

٢ جو ٹاپ مار کر چنگاریاں جھاڑتے ہیں،

٣ جو صبح کے وقت دھاوا مارتے ہیں،

٤ اور اس تگ ودو سے غبار اڑاتے ہیں،

٥ اور اس حالت میں غول میں جا گھستے ہیں،

٦ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

٧ اور وہ خود اس پر گواہ ہے۔

٨ اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔

٩ تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا، جب قبروں میں جو کچھ ہے اسے باہر نکال لیا جائے گا،

١٠ اور سینوں میں جو کچھ پوشیدہ ہے، اس کو نکال کر پرکھا جائے گا،

١١ یقیناً ان کا رب، اُس روز اُن سے اچھی طرح باخبر ہوگا۔

۱۰۱۔ القارعة

نام آیت ۱ میں قیامت کے عظیم حادثہ کو **القارعة** (کھڑکھڑانے والی آفت) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "اَلْقَارِعَةِ" ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوت کے ابتدائی مرحلہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون قیامت کے عظیم حادثہ سے خبردار کرنا ہے۔ اور اس بات سے آگاہ کرنا ہے کہ اس روز کامیابی و ناکامی کے لئے معیار حُسنِ عمل ہوگا۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۵ میں قیامت کی ہولناکی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورت حال سے خبردار کیا گیا ہے۔

آیت ۶ اور ۷ میں ان لوگوں کا حُسنِ انجام بیان کیا گیا ہے، جن کے اعمال میزانِ عدل میں بھاری ہوں گے۔

آیت ۸ تا ۱۱ میں ان لوگوں کا انجامِ بد بیان کیا گیا ہے، جن کے اعمال میزان عدل میں ہلکے ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۝۱

مَا الْقَارِعَةُ ۝۲

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

۱۰۱۔ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

آیات: ۱۱

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ وہ کھڑکھڑانے والی آفت،

۲ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی آفت !

۳ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی آفت کیا ہے؟

۴ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے،

۵ اور پہاڑ دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

۶ پھر جس کی میزان بھاری ہوگی،

۷ وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔

۸ اور جس کی میزان ہلکی ہوگی،

۹ اس کا ٹھکانہ ”ہاویہ“ ہوگا۔

۱۰ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے ؟

۱۱ دہکتی ہوئی آگ!

۱۰۲۔ التکاثر

نــام پہلی آیت میں تکاثر (مال ودولت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی طلب) کو اصل مقصدِ حیات سے غفلت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "اَلتَّکَاثُرُ" ہے ۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دعوتی دور کے آغاز میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ مال ودولت اور دیگر دنیوی فوائد کے حصول میں ایسا انہماک، کہ عمریں اسی میں کھپ جائیں اور آخرت کی باز پرس کا خیال تک نہ آئے، بہت بڑی ناعاقبت اندیشی اور زبردست خسارہ کا سودا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ اور ۲ میں ان لوگوں کو جھنجھوڑا گیا ہے، جو دنیا کی دولت کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی دھن، ان پر ایسی سوار ہے کہ موت کے اس پار جو کچھ پیش آنے والا ہے، اس کا انہیں ہوش ہی نہیں۔

آیت ۳ تا ۵ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ موت کے اس پار کیا ہے، وہ تمہیں آنکھیں بند ہوتے ہی معلوم ہو جائے گا۔ اگر آج تمہیں اس کا یقین ہوتا تو اپنے مستقبل کی طرف سے غافل نہ ہوتے۔ اور حصول دنیا کی یہ دُھن تم پر سوار نہ ہوتی۔

آیت ۶ تا ۸ میں خبردار کیا گیا ہے کہ جہنم کے وجود پر تم یقین کرو یا نہ کرو، وہ دن آکر رہے گا جب اسے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ اس وقت تمہیں اس کے وجود کا پوری طرح یقین ہو جائے گا۔ لیکن وہ وقت عمل کا نہیں بلکہ حساب دینے کا ہوگا۔ اور تمہیں ہر ہر نعمت کے بارے میں خدا کے حضور جواب دہی کرنی ہوگی۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

۱۰۲۔ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

آیات:۸

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] مال و دولت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی طلب نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا،

[۲] یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

[۳] مگر نہیں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا،

[۴] پھر سن لو! یہ دھن صحیح نہیں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

[۵] ہرگز نہیں! اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔ (تو دنیا کے پیچھے نہ پڑتے)

[٦] تم ضرور دوزخ کو دیکھ لوگے،

[۷] پھر تم اسے بالکل یقین کے ساتھ دیکھوگے،

[۸] پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور بازپُرس ہوگی۔

۱۰۳۔ العصر

نام پہلی آیت میں عصر (زمانہ) کی قسم کھائی گئی ہے،اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "اَلْعَصْر" ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ دعوت کے ابتدائی مرحلہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون اس بات سے آگاہ کرنا ہے کہ انسانی قافلہ، تیزی کے ساتھ ابدی ہلاکت کی طرف گامزن ہے۔اس ہلاکت سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں۔جو ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار کریں۔اور اس کے تقاضوں کو پورا کریں۔

نظمِ کلام یہ سورہ تین مختصر آیتوں پر مشتمل ہے۔مگر معنیٰ کے لحاظ سے اس قدر جامع ہے کہ نہ صرف انسانیت کے عروج وزوال کی پوری تاریخ اس میں سمٹ کر آ گئی ہے، بلکہ مینارۂ ہدایت بن کر افراد، قوموں اور ملتوں کو صحیح سمتِ سفر سے آگاہ کر رہی ہے، تاکہ وہ منزل مقصود کو پہنچ جائیں۔اور غلط راہ پر پڑ کر تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔

زمانہ کی شہادت اس بات کی تائید میں پیش کی گئی ہے کہ انسان تباہی سے نہیں بچ سکتا، اگر وہ اپنے اندر ایمانی اوصاف نہ پیدا کرلے۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ ①

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ ②

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ ۬
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ ③

١٠٣۔ سُوْرَةُ الْعَصْرِ

آیات: ٣

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

1 زمانہ کی قسم ،

2 انسان گھاٹے میں ہے،

3 سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ، اور جنہوں نے نیک اعمال کئے، اور ایک دوسرے کو حق کی ہدایت، اور صبر کی تلقین کی۔

۱۰۴۔ الھمزۃ

نام پہلی آیت میں " ھُمَزَۃٌ" اہل ایمان پر انگلیاں اٹھانے والوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کی یہ حرکتیں، ان کے لئے تباہی کا موجب ہوں گی۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "اَلْھُمَزَۃ" ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے۔ اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورۂ عصر کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون زر پرستوں کو جھنجھوڑنا ہے کہ جن کے کردار، کا یہ حال ہو وہ لازماً کیفرِ کردار کو پہنچ کر رہیں گے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۳ میں زر پرستوں کے کردار کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ اور انہیں متنبہ کیا گیا ہے کہ یہ کردار لازماً تباہی کا موجب ہے۔

آیت ۴ تا ۹ میں زر پرستوں کا اخروی انجام بیان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ سابق سورہ سے اس درجہ مربوط ہے کہ بالکل اس کا تتمہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر سابق سورہ کا اختتام ان اوصاف کے بیان کرنے پر ہوا تھا، جو کامیابی کی ضمانت ہیں، تو اس سورہ کا آغاز ان خصائل کے ذکر سے ہوا ہے، جو ہلاکت کا موجب ہیں۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ﴿١﴾

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ ۙ ﴿٢﴾

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۚ ﴿٣﴾

كَلَّا ۖ لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ ﴿٤﴾

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ ﴿٥﴾

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۙ ﴿٦﴾

الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۗ ﴿٧﴾

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۙ ﴿٨﴾

فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

۱۰۴۔ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

آیات:۹

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ تباہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو، (اہل ایمان پر) انگلیاں اٹھاتا اور طعن وتشنیع کرتا ہے،

۲ جس نے مال سمیٹا اور اسے گن گن کر رکھا،

۳ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے مال نے اس کو ہمیشگی کی زندگی بخشی ہے۔

۴ ہرگز نہیں، وہ حطمہ، (کچل دینے والی) میں پھینک دیا جائے گا۔

۵ اور تمہیں کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے؟

۶ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ،

۷ جو دلوں پر جا چڑھے گی۔

۸ اس میں اُن کو بند کر دیا جائے گا،

۹ لمبے لمبے ستونوں میں۔

۱۰۵۔ الفیل

نام پہلی آیت میں اصحاب الفیل (ہاتھی والوں) کا ذکر ہوا ہے ۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ” اَلْفِیْل “ ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور ابتدائی دور کی تنزیلات میں سے ہے۔

مرکزی مضمون تاریخی اور عبرتناک مثال ان لوگوں کے انجام کی، جو دولت اور اقتدار کے نشہ میں خانۂ کعبہ کو ڈھا دینے کی غرض سے نکلے۔

نظمِ کلام یہ پوری سورہ اس تاریخی واقعہ کے عبرتناک پہلوؤں پر مشتمل ہے، جو واقعۂ فیل کے نام سے مشہور تھا۔

آیت ۱ میں اس بات پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ جس لشکر نے خانۂ کعبہ کو ڈھا دینے کے لئے اقدام کیا تھا، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟

آیت ۲ میں بتایا گیا ہے کہ ان کی چال کس طرح اُلٹی پڑی۔

آیت ۳ اور ۴ میں اللہ تعالیٰ کے کرشمہ قدرت کا ذکر ہوا ہے، جو اس کے گھر کی حفاظت کے لئے ظہور میں آیا۔

آیت ۵ میں حملہ آوروں کا عبرتناک انجام بیان کیا گیا ہے، جس کو تاریخ نے اپنے اوراق میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

۱۰۵۔ سُوْرَةُ الْفِيْلِ

آیات : ۵

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] تم نے نہیں دیکھا، کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

[۲] کیا ان کی تدبیر کو بیکار نہیں کردیا ؟

[۳] اوران پر پرندوں کے جُھنڈ کے جھنڈ نہیں بھیجے ؟

[۴] جو اُن پر پکی ہوئی مٹی کے، پتھر پھینک رہے تھے،

[۵] پھر انہیں ایسا کردیا جیسا کہ کھایا ہوا بُھس۔

۱۰۶۔ قریش

نام پہلی آیت میں ’’قریش ‘‘ کا ذکر ہوا ہے اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ’’قریش ‘‘ ہے۔

زمانۂ نزول اس سورہ میں رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ (اس گھر کا رب) کے الفاظ آئے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ سورہ مکی ہے، کیوں کہ خانۂ کعبہ کے لئے اشارۂ قریب (ھٰذا) مکہ میں نازل ہونے کی صورت ہی میں موزوں ہوسکتا تھا۔

مرکزی مضمون مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورۂ فیل کے بعد نازل ہوئی ہوگی۔قریش پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں۔

نظم کلام آیت ۱ اور ۲ میں قریش کی اس اُلفت کو، جو ان کو اپنے تجارتی سفر سے تھی، قابلِ تعجب قرار دیا گیا ہے، اگر چہ انہیں یہ نعمت اللہ کے گھر کی بدولت حاصل تھی، مگر وہ اللہ کی ناشکری کررہے تھے۔

آیت ۳ میں اس نعمت کا یہ تقاضا بیان کیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔

آیت ۴ میں بتایا گیا ہے کہ رزق اور امن اللہ ہی کی بخشی ہوئی نعمتیں ہیں۔لہٰذا اس کا اعتراف کرتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کرنا چاہئے۔

سُورَةُ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ①

إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ②

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ③

الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ④

۱۰۶۔ سُورَۃُ الْقُرَیْشِ

آیات : ۴

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ کس قدر اُلفت ہے قریش کو،

۲ (اور) ان کو جو اُلفت ہے سرما و گرما کے سفر سے۔

۳ لہٰذا ان کو چاہیئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں،

۴ جس نے ان کو بھوک سے بچا کر کھانا کھلایا، اور خوف سے بچا کر امن بخشا۔

۱۰۷۔ الماعون

نام آخری آیت میں ماعون (مال کا حق) ادا نہ کرنے پر وعید آئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''الماعون'' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون اس کردار کو سامنے لانا ہے جو جزا و سزا سے انکار کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے، تاکہ لوگ اس کے انجامِ بد سے خبردار ہوں۔

نظمِ کلام آیت ۱ میں اس شخص کے کردار پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے، جو جزا و سزا کا انکار کرتا ہے۔

آیت ۲ اور ۳ میں بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ ہی سوسائٹی کے کمزور اور بدحال لوگوں کے ساتھ، غیر ہمدردانہ اور سنگدلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔

آیت ۴ تا ۶ میں ان کی رسمی نماز کو بے حقیقت قرار دیا گیا ہے۔

آیت ۷ میں ان کے بخل کی خصلت پر گرفت کی گئی ہے۔

پس منظر پس منظر میں قریش کے وہ سردار ہیں، جنہیں اپنی مذہبیت اور خانۂ کعبہ کے متولی ہونے پر بڑا فخر تھا۔مگر اخلاق و عمل کے اعتبار سے انتہائی پستی کا شکار تھے، جس کی چند مثالیں اس سورہ میں پیش کی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ﴿۱﴾

فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ﴿۲﴾

وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۳﴾

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿۴﴾

الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿۵﴾

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿۶﴾

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿۷﴾

۱۰۷۔ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

آیات: ۷

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] تم نے اس شخص کو دیکھا، جو جزا وسزا کو جھٹلاتا ہے!

[۲] وہی ہے، جو یتیم کو دھکے دیتا ہے،

[۳] اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

[۴] تو ایسی نماز پڑھنے والوں کے لئے تباہی ہے،

[۵] جو اپنی نماز سے غافل ہیں،

[۶] جو ریاکاری کرتے ہیں،

[۷] اور مال کا حق ادا نہیں کرتے۔

۱۰۸۔ الکوثر

نام پہلی ہی آیت میں کوثر (خیر کثیر) کے عطا کئے جانے کی خوشخبری دی گئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "اَلْکَوْثَر" ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے۔اور مضمون سے انداز ہوتا ہے کہ یہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہوگی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مخالفتوں کے طوفان سے گذر رہے تھے۔اور آپ کے دشمن آپ کو بدنام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔

مرکزی مضمون یہ سورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عظیم بشارت، اور آپ کے حق میں فضلِ خاص کا اعلان ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ میں آپ کو خیرِ کثیر عطا کئے جانے کی خوشخبری دی گئی ہے۔

آیت ۲ میں اس کے شکر کے طور پر، نماز اور قربانی کا اہتمام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آیت ۳ میں آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ آپ کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں، وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔البتہ اپنے آپ کو بہت بڑے خیر سے ضرور محروم کرلیں گے۔

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝۱

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝۲

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

۱۰۸۔ سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

آیات: ۳

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔

۲ پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

۳ بے شک تمہارا دشمن ہی خیر سے محروم ہے۔

۱۰۹۔ الکٰفرون

نام پہلی آیت میں الکافرون (کافرو!) کا لفظ آیا ہے، اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''اَلْکَافِرُوْن'' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے۔ اور مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مکہ کے آخری دور کی تنزیل ہے۔

مرکزی مضمون غیر اللہ کی پرستش سے بیزاری، اور کفار کے دین سے قطعی بے تعلقی کا اظہار و اعلان ہے۔

نظم کلام آیت ۱ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی گئی ہے کہ کافروں کو مخاطب کر کے دوٹوک الفاظ میں اعلان کر دو۔

آیت ۲ اور ۳ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ پرستش کے معاملہ میں، میرا موقف کیا ہے اور تمہارا کیا۔

آیت ۴ اور ۵ میں یہ اعلان کہ پرستش کے معاملہ میں کسی قسم کی رواداری برتنے، یا کسی بھی مصالحتی فارمولے کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آیت ۶ میں کفّار کے دین سے اظہارِ برأت ہے۔

حدیث حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں، نیز حجۃ الوداع کے موقع پر طواف کی دو رکعتوں میں سورۂ **قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ** اور سورۂ **قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھی تھیں۔

(مسلم کتاب صلٰوۃ المسافرین بروایت ابوھریرۃ اور کتاب الحج بروایت جابر بن عبداللہ)

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ①

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ②

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ⑤

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥

۱۰۹۔ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

آیات: ٦

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

١ کہہ دو، اے کافرو !

٢ میں اُن کی پرستش نہیں کرتا، جن کی پرستش تم کرتے ہو،

٣ اور نہ تم اُس کی پرستش کرتے ہو، جس کی پرستش میں کرتا ہوں۔

٤ اور نہ میں اُن کی پرستش کرنے والا ہوں، جن کی پرستش تم نے کی،

٥ اور نہ تم اُس کی پرستش کرنے والے ہو، جس کی پرستش میں کرتا ہوں۔

٦ تمہارے لئے تمہارا دین، اور میرے لئے میرا دین۔

۱۱۰۔ النصر

نام پہلی آیت میں نَصر (نُصرَتِ الٰھی) کے آنے کا ذکر ہوا ہے، جس کی مناسبت سے اس سورہ کا نام '' اَلنَّصر '' ہے۔

زمانۂ نزول مدنی ہے اور حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی ﷺ پر نازل ہونے والی یہ آخری سورہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۶۱ بحوالۂ نسائی) سورہ کے مضمون سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ نیز جیسا کہ ابن عباس کا بیان ہے، اس سورہ میں یہ اشارہ موجود ہے کہ نبی ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے ابن عباس سے کہا کہ تم اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور فتح آ گئی، تو آپ کا وقت آن پورا ہوا، لہٰذا آپ اللہ کی حمد و تسبیح اور استغفار کریں۔ حضرت عمر نے فرمایا میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔ (بخاری کتاب التفسیر) معلوم ہوا کہ یہ سورہ اس وقت نازل ہوئی، جب آپ کی وفات کا وقت بالکل قریب آ گیا تھا۔

مرکزی مضمون نصرتِ الٰہی اور غلبۂ دین کے ظہور پر، بارگاہ خداوندی میں نذرانۂ شکر پیش کرنا، یعنی حمد و تسبیح اور استغفار کرنا۔

نظمِ کلام آیت ۱ میں اللہ کی نصرت اور اس کی طرف سے ظاہر ہونے والی فتح ۔۔۔ فتح مکہ ۔۔۔ کا ذکر ہے۔

آیت ۲ میں لوگوں کے اجتماعی شکل میں حلقہ بہ گوش اسلام ہونے کا ذکر ہے۔

آیت ۳ میں اس فضل کے حاصل ہونے پر خدا کی مزید حمد و تسبیح اور استغفار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

۱۱۰۔ سُوْرَةُ النَّصْرِ

آیات: ۳

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی،

۲ اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں،

۳ تو تسبیح کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ۔ اور اس سے مغفرت مانگو۔ یقیناً وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۱۱۔ اللھب

نام آیت ۳ میں لھب کا لفظ آیا ہے جس کے معنیٰ شعلہ کے ہیں۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''اَللَّھَبُ'' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہوگی۔کیوں کہ اس میں ابولہب کا نام لیکر اس کا انجامِ بد بیان کیا گیا ہے۔اور انبیاء علیہم السلام کسی کا انجام بد اس پر حجت قائم کرنے کے بعد ہی بیان کرتے ہیں۔اس لئے یہ سورہ، سورۂ کافرون کے بعد ہی نازل ہوئی ہوگی۔جس میں کافروں سے اعلانِ برأت کیا گیا ہے۔

مرکزی مضمون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن کے انجامِ بد سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، تاکہ قیامت تک پیدا ہونے والے دشمنانِ رسول اور مخالفینِ اسلام اس سورہ کے آئینہ میں اپنا عکس دیکھ لیں۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۳ میں دشمنِ رسول ابولہب کا دردناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۴ اور ۵ میں اس کی بیوی کے عبرتناک انجام کا منظر پیش کیا گیا ہے، جو اس دشمنی میں اپنے شوہر کی ہمنوا اور شریکِ کار تھی۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾

مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾

سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚ﴿ۖ۳﴾

وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾

فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

۱۱۱۔ سُوْرَةُ اللَّهَبِ

آیات:۵

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ، اور وہ تباہ ہو گیا۔

۲ اس کا مال اور اس کی کمائی، اس کے کچھ کام نہ آئی۔

۳ وہ عنقریب شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا،

۴ اور اس کی بیوی بھی، جو ایندھن اٹھائے ہوئے ہوگی۔

۵ اس کی گردن میں مضبوط رسی ہوگی۔

۱۱۲۔ الاخلاص

نام اس سورہ کا ایک نام تو پہلی آیت قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرا نام اس کے مضمون کی مناسبت سے ''الاخلاص'' ہے۔ کیوں کہ یہ خالص توحید کے بیان پر مشتمل ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے۔ اور مضمون، نیز اسلوبِ کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دعوت کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی، کیوں کہ اس دور میں مختصر فقروں میں دین کی بنیادی باتوں کو پیش کیا گیا ہے۔ اور ان کی توضیح و تفصیل بعد کی سورتوں میں کی گئی ہے۔ ابتدائی دور میں نازل ہونے کا ایک قرینہ حضرت بلال کا یہ واقعہ ہے کہ، جب انہیں امیہ بن خلف سخت دھوپ میں لٹا کر ان کے سینہ پر بڑا پتھر رکھ دیتا، اور کہتا کہ اسی حال میں تجھے مرنا ہوگا، الا یہ کہ تو محمد کا انکار کر کے لات و عزّیٰ کو پوجنے لگے، تو اس کے جواب میں وہ اَحد اَحد کہتے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۵۸) معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک سورۂ اخلاص نازل ہو چکی تھی۔ اور اَحد کا لفظ اسی سورہ کا تھا جو زبان زد ہو گیا تھا۔

مرکزی مضمون توحید ہے اور خاص طور سے اس کا یہ پہلو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح تصور پیش کرنا، تا کہ مشرکانہ تصورات کی جڑ کٹ جائے۔

نظمِ کلام آیت ۱ اور ۲ میں مثبت پہلو سے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان ہوئی ہیں۔

آیت ۳ اور ۴ میں منفی پہلو پیش کیا گیا ہے، تا کہ قوموں اور ملّتوں میں جن راہوں سے شرک داخل ہوا ہے وہ مسدود ہوں۔

اہمیت و عظمت سورۂ اخلاص درحقیقت قرآن کی آخری سورہ ہے، کیوں کہ اس کے بعد کی دو سورتیں اسی تصورِ توحید سے اُبھری ہیں۔ اور اس تصورِ توحید، نیز پورے قرآن کی حفاظت کا سامان ہیں۔ قرآن کا آغاز توحید سے ہوا تھا اور اختتام بھی توحید ہی پر ہوا ہے۔ اس سے توحید کی اہمیت، نیز اس سورہ کی عظمت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ علامہ فراہی فرماتے ہیں : ''اگرچہ یہ سورہ اپنے ظاہری انداز کے لحاظ سے تمام سورتوں میں ایسی چھوٹی ہے جیسی تمام بدن میں آنکھ کی ''پتلی'' مگر سارا عالمِ ہدایت اسی سے روشن نظر آتا ہے۔'' (مجموعہ تفاسیر فراہی ص ۵۲۵)

سورۂ اخلاص کی یہ فضیلت احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآن ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورۂ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) قرآن کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔'' (بخاری کتاب فضائل القرآن)

اس کی یہ فضیلت معانی قرآن کے اعتبار سے ہے، کیوں کہ قرآن میں توحید کا مضمون اس کثرت سے بیان ہوا ہے کہ گویا، اس کا ایک تہائی حصہ اسی پر مشتمل ہے۔ اور چونکہ سورۂ اخلاص میں اس اہم اور پھیلے ہوئے مضمون کو چار مختصر فقروں میں اس طرح سمیٹ دیا گیا ہے، جیسے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہو۔ اس لئے اسے ایک تہائی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ رہی اس کی تلاوت کی برکتیں تو اس سے وہی لوگ فیضیاب ہو سکتے ہیں جو توحیدِ خالص پر ایمان رکھتے ہوں اور اپنے عقیدہ میں شرک کا کوئی شائبہ نہ آنے دیں۔

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾
لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

۱۱۲۔ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

آیات: ۴

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ کہو۔ وہ اللہ یکتا ہے۔

۲ اللہ وہ بالاتر ہستی ہے، جو سب کا مرجع وملجا ہے۔

۳ نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد۔

۴ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

۱۱۳۔ الفلق

نام پہلی آیت میں لفظ فلق آیا ہے جس کے معنیٰ صبح کے ہیں۔ اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "اَلْـفَـلَـق" ہے۔ سورۂ فلق سورۂ ناس دونوں استعاذہ کی سورتیں ہیں۔ اس لئے ان کا مشترکہ نام مُعَوِّذَتَیْنِ (پناہ والی سورتیں) بھی ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس وقت نازل ہوئی ہوگی، جب شیطانی قوتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شر پہنچانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ اور آپ کے مخالفین حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔

مرکزی مضمون بندوں کو اس بات کی تعلیم دینا ہے کہ وہ ہر قسم کے شر کے مقابلہ میں، اللہ ہی کی پناہ ڈھونڈیں کہ وہی اکیلا پناہ دہندہ ہے۔ اس سلسلہ میں ایسے دعائیہ کلمات سکھائے گئے ہیں، جو استعاذہ کے لئے موزوں ترین ہیں۔

نظم کلام آیت ۱ میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندہ پناہ کے لئے اسی ہستی کی طرف رجوع کرے، جس کی ربوبیت کے کرشمے وہ رات دن دیکھ رہا ہے۔

آیت ۲ تا ۵ میں بتایا گیا ہے کہ کن کن چیزوں کے شر سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

فضیلت اس سورہ میں، نیز اس کی بعد والی سورہ میں پناہ مانگنے کے لحاظ سے، جو جامع کلمات اور جو مؤثر دعا ارشاد ہوئی ہے، اس کی اہمیت و فضیلت حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔ عُقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: **اُنْزِلَتْ عَلَیَّ آیَاتٌ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ : اَلْمُعَوِّذَتَیْنِ** "مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جو بالکل بے مثال ہیں یعنی مُعَوِّذَتَیْن۔" (مسلم کتاب صلاۃ المسافرین)

برکتیں حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللّٰہُ عنھا قَالَتْ کَانَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا آوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَفَثَ فِیْ کَفَّیْہِ بِقُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَیْنِ جَمِیْعًاثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَاوَجْھَہٗ وَمَا بَلَغَتْ یَدَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں میں **قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ** اور **مُعَوِّذَتَیْن** پڑھ کر پھونکتے پھر ان کو اپنے چہرے اور جسم پر جہاں تک کہ ہاتھ پہنچ جاتا پھیر لیتے۔" (بخاری کتاب الطب)

تعویذ گنڈوں سے بچتے ہوئے ان سورتوں کی برکتوں سے فیض اور شفاء حاصل کرنے کا یہ صحیح اور مسنون طریقہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ سورہ کا اصل مقصد توحید پر جمے رہنا، اس کے تقاضوں کو پورا کرنا اور اس بات کا خاص طور سے خیال رکھنا ہے کہ عقائد میں شرک کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے۔ جو لوگ اس مقصدِ عظیم کو نظر انداز کر کے کلام الٰہی کی صرف ظاہری برکتوں کو حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں، ان کی مثال اس پیاسے شخص کی سی ہے جو دریا کے کنارے بیٹھ کر اپنے ہاتھ اور منہ دھو لیتا ہے، مگر پانی پینے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ ظاہر ہے اس کے اس عمل سے ہاتھ اور منہ تو دُھل جائیں گے لیکن اس کی پیاس ہرگز بجھ نہ سکے گی۔

سُوۡرَةُ الفَلَقِ

۱۱۳۔ سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ

آیات:۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

۱ کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی،

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

۲ جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے، اس کے شر سے،

وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

۳ اور اندھیری رات کے شر سے، جب وہ چھا جائے،

وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

۴ اور گرہوں میں پھونکنے والوں کے شر سے۔

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

۵ اور حاسد کے شر سے، جب کہ وہ حسد کرے۔

۱۱۴۔ النَّاس

نام اس سورہ میں پانچ مرتبہ اَلنَّاس (انسان) کا لفظ آیا ہے۔اس مناسبت سے اس کا نام "اَلنَّاس" ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس وقت نازل ہوئی ہوگی، جب قرآن کے خلاف شیاطین انس و جن نے لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی مہم شروع کر دی تھی۔

مرکزی مضمون سورہ فلق کی طرح اس کا مرکزی مضمون بھی استعاذہ ہی ہے۔البتہ اس میں وسوسہ اندازی کو سب سے بڑا شر قرار دے کر، اس سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۳ میں پناہ دہندہ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

آیت ۴ میں جس کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، اس کے ایک خطرناک اور شاطر دشمن ہونے سے متنبہ کیا گیا ہے۔

آیت ۵ میں بتایا گیا ہے کہ اس کے حملوں کا اصل نشانہ انسان کا دل ہوتا ہے۔

آیت ۶ میں خبردار کیا گیا ہے کہ یہ دشمن، جس طرح جنوں میں سے ہوتا ہے، اسی طرح انسانوں میں سے بھی ہوتا ہے۔

اھمیت ترتیب کلام کے لحاظ سے قرآن کی یہ آخری سورہ ہے۔اور ایک پہلو سے وہ توحید کی محافظ ہے، تو دوسرے پہلو سے پورے قرآن کی۔توحید کی محافظ اس طرح ہے کہ اس میں توحید کے اصل دشمن، شیطان کی شاطرانہ چالوں سے ہوشیار رہنے، اور اس کے شر سے بچنے کے لئے خدائے واحد کا سہارا لینے، اور اس کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔رہا اس سورہ کا پورے قرآن کے لئے محافظ اور پاسبان ہونا، تو جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے۔یہ اس ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے جو حکمت اور کمالات سے متصف ہے) (حم السجدہ۔۴۲)۔ مُعَوِّذَتَين کو آخیر میں رکھ کر شیطان کے نفوذ کی تمام راہیں بند کر دی ہیں۔اس لئے کلام الٰہی میں شیطانی کلام کے خلط ملط اور باطل کے گڈ مڈ ہونے کا کوئی امکان نہیں رہا۔ بالفاظ دیگر یہ سورہ اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ کتاب، شیطان اور اس قماش کے انسانوں کی دخل اندازیوں سے قیامت تک کے لئے محفوظ رہے گی۔اس میں کسی قسم کی آمیزش یا تحریف ممکن نہیں ہے۔وہ ہمیشہ کے لئے اپنی اصل شکل میں باقی رہنے والی کتاب ہے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱

مَلِكِ النَّاسِ ۝۲

اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ڏ الْخَنَّاسِ ۝۴

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

۱۱۴۔ سُوْرَةُ النَّاسِ

آیات:۶

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

۱ کہو، میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی،

۲ انسانوں کے بادشاہ کی،

۳ انسانوں کے معبود کی،

۴ وسوسہ ڈالنے والے، خناس (چھپنے والے) کے شر سے،

۵ جو لوگوں کے سینوں (دلوں) میں وسوسے ڈالتا ہے،

۶ جو جنوں میں سے بھی ہوتا ہے، اور انسانوں میں سے بھی۔